اصول السنة

تالیف: امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی رحمہ اللہ (ف:۲۱۹ھ)

امام حمیدی رحمہ اللہ کے حالات:

نام: ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسی القرشی الاسدی الحمیدی المکی

شیوخ کرام: آپ نے بہت زیادہ لوگوں سے علم حاصل کیا، جن میں سے چند یہ ہیں: فضیل بن عیاض، وکیع بن جراح، ولید بن مسلم، یعلی بن عبید، مروان الفزاری وغیرہم، آپ نے سب سے زیادہ امام سفیان بن عیینہ سے استفادہ کیا۔

تلامذہ: آپ سے بہت زیادہ لوگوں نے فائدہ اٹھایا جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: امام بخاری، امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی، محمد یحییٰ الذہلی، یعقوب بن سفیان، بشر بن موسی الاسدی وغیرہم

وفات: آپ ۲۱۹ھ میں مکہ میں فوت ہوئے

تصانیف: (۱) مسند حمیدی (۲) اصول السنة (۳) الرد علی النعمان (۴) التفسیر (۵) الدلائل

مقام ومرتبہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: "الحمیدی عندنا امام" امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: "امام فی الحدیث"

۞ **امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

[تقدیر پر ایمان]

❁ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ انسان تقدیر پر ایمان لائے وہ خیر ہو یا شر ہو وہ میٹھی ہو یا ناخوشگوار ہو اور وہ جانتا ہو کہ جو بھی اس کو پہنچا ہے وہ ہرگز ٹلنے والا نہ تھا اور جو اس کو نہیں ملا، وہ اس کو ہرگز حاصل ہونے والا نہیں تھا اور یہ کہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر سے ہیں۔

[ایمان قول و عمل کا نام ھے]

❁ اور ایمان قول وعمل کا نام ہے۔

[ایمان میں کمی اور زیادتی]

❁ وہ کم اور زیادہ ہوتا ہے۔

[عمل سنت کے مطابق ھونا چاھیے]

❁ قول، عمل کے بغیر نفع نہیں اور عمل وقول نیت کے بغیر فائدہ نہیں دیتے اور قول وفعل، نیت سمیت نفع نہیں دیتے جب تک سنت کے مطابق نہ ہو۔

[فضیلت صحابہ ﷺ، صحابہ ﷺ کو برا بھلا کھنا کبیرہ گناہ ھے]

❁ محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام کے لیے رحمت طلب کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔'' [الحشر:۱۰]

سو ہمیں تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان کے لیے بخشش طلب کریں تو جو شخص ان سب کو یا ان میں سے بعض کو یا کسی ایک کو گالی دے یا برے الفاظ سے یاد کرے تو وہ سنت پر قائم نہیں ہے۔ ایسے آدمی کا مال غنیمت میں سے کوئی حق نہیں ہے اس قول کی خبر بہت سے لوگوں نے دی ہے کہ امام مالک نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے مال فئے کی تقسیم اس طرح فرمائی: ''ان فقراء مہاجرین کے لیے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں، پھر فرمایا'' اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں ور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال،

اے ہمارے رب بیشک تو شفقت ومہربانی کرنے والا ہے۔'' [الحشر:8-10] پس جو صحابہ کے لیے یہ دعا نہیں کرتا تو وہ ان لوگوں میں شمار نہیں جن کے لیے مال فئے میں حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

[قرآن اللہ کا کلام ھے]

❁ قرآن اللہ کا کلام ہے، میں نے سفیان رحمہ اللہ سے سنا ہے انھوں نے کہا کہ قرآن اللہ کلام ہے تو جو شخص قرآن کو مخلوق کہتا ہے وہ بدعتی ہے اس لیے کہ یہ پہلے کسی نے نہ تو کہا اور نہ ہم نے کسی سے سنا ہے۔

[ایمان کے متعلق امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول]

❁ اور میں نے سفیان رحمہ اللہ سے سنا ہے، انھوں نے کہا: ایمان قول وعمل کا مجموعہ ہے وہ کم ہوتا اور بڑھتا ہے تو اس کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے کہا: اے ابومحمد! ایمان کم ہونے کی بات نہ کرو، تو سفیان نے غصہ کے ساتھ کہا: نابالغ لڑکے خاموش رہو، اتنا کم بھی ہوتا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا ہے۔

[مومن قیامت کو اپنے رب کا دیدار کریں گے]

❁ اور رویت باری تعالیٰ کا اقرار کرنا

[صفات باری تعالیٰ کا اثبات]

❁ اور ہر اس صفت کو ماننا جو قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے، جیسا اس آیت میں ہے: ''اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں بلکہ انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔'' [المائدہ:24]

اور فرمایا: ''اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔'' [الزمر:67]

❁ اور اس بات کا اقرار کر کے کہ ''جو رحمٰن ہے، عرش پر بلند ہوا'' [طہ:5].....اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو معطل تسلیم کرنے والا جہمی فرقے سے ہوگا۔

[اھل السنہ اور خوارج کے درمیان فرق]

❁ اور خوارج کی طرح یہ بھی نہ کہے کہ جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا وہ کافر ہے، ان پانچ میں سے کسی ایک کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ جن کو رسول اللہ نے بیان کیا ہے کہ: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔'' [متفق علیہ]

[ارکان اسلام کے تارک پر حجت کب قائم ہوگی؟]

❁ ان میں پہلے تین امور میں تاخیر کرنے والے کو مہلت نہیں دی گئی جو کلمہ شہادت نہ پڑھے اور روزہ وقت پر نہ رکھے تو وہ مجرم ہوگا اور جو شخص جان بوجھ کر وقت پر اس کو ادا نہ کرے تو اس کی اس کوتاہی اور زیادتی کی تلافی قضاء سے بھی نہ ہوگی اور تاخیر کرنا جرم ہی رہے گا، خواہ فریضہ ادا ہو جائے گا۔

❁ اور زکوۃ جب بھی ادا کر دی، بس ادا ہو جائے گی، مگر روکے رکھنا جرم لازمی ہوگا۔

❁ اور حج جس پر فرض ہوگا تو سفر کے تمام اخراجات اور سہولتیں وغیرہ کے میسر آنے پر ادا کرنا ہوگا اور اسی سال ادا کرنا لازم نہیں ہوتا، جب ادا کرے گا تو فریضہ حج ادا ہو جائے گا، اور تاخیر کرنے پر مجرم نہ ہوگا، جیسا زکوۃ کی تاخیر سے مجرم قرار پایا تھا اس لیے کہ زکوۃ تو مسلمان غرباء کا حق ہے جو ان تک پہنچنے سے اس نے موخر کیا ہے اور روکے رکھا تھا تو ان تک ان کا حق وصول ہونے تک گناہ گار ہوگا اور رہے گا، لیکن حج تو بندے اور اس کے رب کے درمیان کا معاملہ ہے جب بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گا اور جس نے طاقت واستطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کیا اور فوت ہو گیا تو مرنے کے بعد وہ دنیا میں لوٹنے کا سوال کرے گا۔ تاکہ وہ حج کرے اور اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ وہ اس کی طرف سے حج کریں اور امید ہے کہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گا جیسا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا قرض ادا کیا جائے (تو ادا ہو جاتا ہے)۔